79142 ـ زد كوب اور توہین كے بدلے مال لینے كا حكم

سوال

بہت سے افراد كے سامنے مجھے جوتے مارنے كے نتیجہ میں كچھ رقم دی گئی، یہ فیصلہ ایك پنچائت میں كیا گیا، اس رقم كا حكم كیا ہے، اور آیا مجھے حق ہے كہ میں یہ رقم محتاج اور فقراء پر صدقہ كردوں ؟
اور كیا میں یہ رقم اپنے معاشی امور میں خرچ كر سكتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس طرح كی پنچائتوں سے فیصلہ كروانے میں كوئی حرج نہیں، جن كے متعلق لوگوں كو علم ہے اور وہ ان كے جھگڑے وغیرہ حل كرانے كے لیے قائم ہیں، لیكن اس كے لیے ایك شرط ہے كہ اس میں فیصلہ كرنے والا شرعی علم ركھتا ہو، تا كہ لوگوں میں اللہ تعالی كے نازل كردہ قانون كے مطابق فیصلہ كرسكے، نہ كہ اپنی عادات و خواہشات اور رواج كے مطابق، جن میں اكثر اللہ تعالی كے حكم كے مخالف ہوتی ہیں.

چنانچہ اگر تو یہ پنچائت اللہ تعالی كے حكم كے مطابق فیصلہ كرے یہی مطلوب و مقصود ہے، اور اگر وہ اللہ تعالی كے حكم كے مخالف فیصلہ كریں تو پھر یہ فیصلہ معتبر نہیں ہوگا، اور وہ فیصلہ باطل ہے اسے تسلیم نہ كرنا واجب ہے.

اللہ تعالی كا فرمان ہے:

كیا وہ جاہلیت كا فیصلہ چاہتے ہیں، اور اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ كرنے والا كون ہو سكتا ہے، یقین ركھنے والی قوم كے لیے المآئدة (50).

دوم:

علماء كرام كا اس میں اختلاف ہے كہ آیا تھپڑ، اور مكہ وغیرہ میں قصاص واجب ہوتا ہے یا كہ تعزیر ؟

جمہور علماء كہتے ہیں كہ اس میں قصاص نہیں بلكہ تعزیر واجب ہوتی ہے، لیكن صحابہ كرام اور محققین حضرات كا مسلك یہ ہے كہ اس میں قصاص واجب ہوتا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ کتاب الدیات میں " جب کسی قوم نے کسی شخص کو مارا تو کیا ان سے قصاص لیا جائیگا یا کہ سب کو سزا دی جائیگی ؟ " کے باب کے تحت کہتے ہیں:

" اور ابو بکر، ابن زبیر، اور علی رضی اللہ تعالی عنہ اور سوید بن مقرن نے تھپڑ کا قصاص لیا، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مار کا درے کے ساتھ قصاص لیا، اور علی رضی اللہ تعالی عنہ نے تین کوڑے سے قصاص لیا، اور شریح نے کوڑے اور زخم کا قصاص لیا " انتہی.

اور یہی قول صحیح ہے، اور جس نے بھی اس کے خلاف اجماع نقل کیا ہے، اس کی بات غلط ہے، بلکہ اگر کوئی شخص صحابہ کرام کا اس حکم میں اجماع نقل کرتا ہے تو یہ کوئی بعید نہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس مسئلہ ۔ تھپڑ، اور مار وغیرہ جس میں ہر اعتبار سے بالکل اسی طرح قصاص لینا مشکل ہو جو فاعل نے کیا ہے ۔ اختلاف پایا جاتا ہے، کہ آیا اس میں قصاص جائز ہے یا کہ اس میں کسی اور قسم کی سزا یعنی تعزیر لگائی جا سکتی ہے ؟

اسمیں دو قول ہیں:

ان میں زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ: اس میں قصاص مشروع ہے، خلفاء راشدین کا مسلك یہی ہے، اور اس کا ثبوت ان سے ملتا بھی ہے، امام احمد اور ابو اسحاق الجوزجانی نے اپنی کتاب " المترجم " میں ان سے یہ بیان بھی کیا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ نے بھی اسے بیان کیا ہے، ہمارے شیخ (یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں: جمہورسلف کا قول یہی ہے.

اور دوسرا قول یہ ہے کہ: اس میں قصاص مشروع نہیں، یہ قول امام شافعی، امام مالك، اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ اور امام احمد کے متاخرین اصحاب سے منقول ہے، حتی کہ ان میں سے بعض نے تو اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ اس میں قصاص نہیں! ایسا نہیں جیسا وہ گمان کرتے ہیں، بلکہ صحابہ کرام کا قصاص میں اجماع اس کے منع کے اجماع سے زیادہ قریب ہے؛ کیونکہ یہ خلفاء راشدین سے ثابت ہے، اور ہمارے علم کے مطابق تو اس میں ان کا کوئی مخالف نہیں.

ان اقوال کا ماخذ یہ ہے کہ: اللہ سبحانہ وتعالی نے اس میں عدل و انصاف کا حکم دیا ہے، تو اس طرح یہ دیکھنا باقی رہا کہ دونوں میں سے عدل و انصاف کے زیادہ قریب کیا ہے ؟

اس سے منع کرنے والے کہتے ہیں: یہاں مماثلت ممکن نہیں، تو عدل یا تقاضہ یہی ہے کہ قصاص کی بجائے کسی

اور جنس کی طرف جایا جائے جو کہ تعزیر ہے؛ کیونکہ قصاص میں تو مماثلت ضروری ہے، اس لیے زخموں میں قصاص واجب نہیں، اور نہ ہی کاٹنے میں، لیکن اگر مماثلت ممکن ہو تو پھر قصاص لینا ممکن ہے، اور جب قطع اور زخم میں مماثلت مشکل ہو تو پھر ہم دیت اختیار کرینگے، اور اسی طرح تھپڑ وغیرہ میں بھی جب قصاص لینا مشکل ہو تو پھر تعزیر ہوگی.

اور قصاص کو جائز قرار دینے والے کہتے ہیں کہ:

اس میں تعزیر کی بجائے قصاص کتاب و سنت اور قیاس اور عدل و انصاف کے زیادہ قریب ہے.

کتاب اللہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور برائی کی سزا اس کے برابر ہے .

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی تھی .

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ اس میں مماثلت اور برابری حسب الامکان ہوتی ہے، اور تعزیر سے زیادہ تھپڑ میں ہی تھپڑ، اور مار سے مار میں ہی بہت مماثلت پائی جاتی ہے؛ کیونکہ یہ (یعنی تعزیر) کسی اور جگہ مار ہے اور نہ ہی اس میں نہ تو صورتا مماثلت ہے، اور نہ ہی جگہ اور اندازے میں، تو تم تفاوت سے بھاگے ہو جس دونوں تھپڑوں میں احتراز ناممکن تھا، لیکن اس سے بھی بڑے تفاوت میں پڑ گئے، جس کی نا تو کوئی نص ہے اور نہ ہی قیاس.

ان کا کہنا ہے: اور رہی سنت تو ابن قیم رحمہ اللہ نے کئی ایك احادیث بیان کی ہیں جن میں اس طرح کے معاملہ میں قصاص ثابت ہے پھر وہ کہتے ہیں:

اور اگر اس مسئلہ میں صرف خلفاء راشدین کی سنت ہی ہوتی تو پھر بھی یہ دلیل اور حجت کے لیے کافی تھی.

دیکھیں: حاشیۃ ابن القیم علی تہذیب سنن ابی داود (7 / 336 - 337)، اور الفتاوی الکبری (3 / 402).

سوم:

اور جب آپ کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ دوسرے فریق نے آپ کو مارا ہے اس میں آپ قصاص لے سکتے ہیں، تو پھر اگر آپ دیکھیں کہ اس نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے آپ سے معذرت کی اور معافی مانگ لی اور اپنی حالت سدھار لی ہے تو آپ بغیر کچھ لیے معاف کر سکتے ہیں.

اور آپ کے لیے قصاص لینا بھی جائز ہے، کہ آپ بھی اس کے ساتھ اسی طرح کریں جس طرح اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے، لیکن اس میں زیادتی نہ ہو اور نہ ہی ظلم.

اور آپ کے لیے مالی عوض کے بدلے قصاص ترک کرنا بھی جائز ہے، اس کا فیصلہ شرعی قاضی کریگا، اور جب آپ اس سے اسی طرح کا عمل کر کے قصاص لیں جو اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے تو پھر آپ کے لیے اہانت کے بدلے مال لینا جائز نہیں؛ کیونکہ آپ نے مماثلت کا حق لے لیا ہے، جس طرح کہ جس عوض کا آپ کے حق میں فیصلہ کیا گیا ہے وہ مار کے عوض میں ہے نہ کہ اہانت کے عوض میں؛ کیونکہ اہانت تو ایك معنوی ضرر ہے، اس طرح کے معنوی ضرر کے مقابلہ میں مالی عوض لینا جائز نہیں، عموم علماء اس مسلك پر ہی ہیں.

اسلامی فقہ اکیڈمی کے فیصلہ نمبر (109) (3 / 12) میں جزائی شرط کے عنوان کے تحت درج ہے:

" جس نقصان اور ضرر کا معاوضہ جائز ہے، وہ مالی فعل پر مشتمل ہے ... اور ضرر ادبی یا معنوی کو شامل نہیں " انتہی.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں " معنوی اضرار کے معاوضہ " کے تحت درج ہے:

" ہم فقہاء میں سے کسی فقیہ کو بھی نہیں دیکھتے کہ اس نے یہ تعبیر کی ہو، بلکہ یہ ایك نئی تعبیر ہے، ہم کسی بھی فقہی کتاب میں نہیں پاتے کہ کسی ایك فقیہ نے بھی معنوی اضرار میں مالی معاوضہ کے متعلق بات کی ہو " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (13 / 40).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ کو قصاص لینے، یا پھر بغیر کچھ لیے معاف کرنے کا حق حاصل ہے، اور افضل بھی یہی ہے کہ اگر اس میں کوئی اصلاح، یا ندامت نظر آئے تو معاف کرنا افضل ہے، یا پھر مار کے عوض میں آپ مال لے لیں.

اور جب آپ قصاص کے ساتھ اپنا حق پور کر لیں تو اس کے بعد آپ کو مال لینے کا کوئی حق حاصل نہیں، لیکن اگر آپ اپنے حق کے عوض میں صرف مال لینا چاہیں، جیسا کہ آپ کے سوال سے ظاہر ہوتا ہے، تو پھر اس مال سے آپ خود بھی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں، اور اسے صدقہ بھی کر سکتے ہیں.

واللہ اعلم .